

مرد و عورت کے حج میں کیا فرق ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مردوں اور عورتوں کے حج میں کیا کیا فرق ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) مرد احرام میں دو بے سلی چادریں پہنے گا جبکہ عورت اپنا عمومی لباس ہی پہنے رکھے گی۔ (2) مرد کو احرام کی حالت میں اپنا سر ڈھانپنا جائز نہیں جبکہ عورت کو سر کا مکمل پردہ کرنا ہوگا، البتہ عورت کے لیے بھی اپنا چہرہ کھلا رکھنا لازم ہے، البتہ غیر محرم مردوں کے سامنے کسی کتاب، گتے یا کسی ٹھوس چیز سے آڑ کر لے جو چہرے سے کچھ دور ہو۔ (3) عورت تلبیہ یعنی لبیک بلند آواز سے نہیں بلکہ آہستہ آواز میں پڑھے گی۔ (4) عورت طواف کی حالت میں رمل واضطباع نہیں کرے گی۔ (5) عورت سعی میں عام انداز سے چلے گی، دوڑے گی نہیں۔ (6) عورت احرام سے نکلنے کے لیے صرف تقصیر کروائے گی یعنی کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے ہر ہر بال انگلی کے ایک پورے جتنا کاٹے گی، اسے مردوں کی طرح حلق کروانا جائز نہیں۔ (7) عورت دستانے اور موزے پہن سکتی ہے، نیز عورت ہر قسم کی چل پہن سکتی ہے۔ پاؤں کے درمیان کی ہڈی کھلی رکھنے کا حکم صرف مرد کے لیے ہے۔

عورتیں طواف و سعی کے دوران پردے کا بالخصوص لحاظ رکھیں، جہاں ہجوم ہو، وہاں ہرگز داخل نہ ہوں کہ ایسی صورت میں مردوں کے ساتھ جسم کے مس ہونے کا اندیشہ ہے جو گناہ کا کام ہے اور ایسی بارگاہ میں گناہوں سے خود کو بچانا از حد ضروری بالخصوص جب ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ہو، تو اس میں اور زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔

منہجہ السلوک میں ہے: ”ولا ترفع صوتها ولا ترمل ولا تهرول للفتنة ولا تحلق ولكن تقصر“ عورت فتنے کے سبب اپنی آواز بلند نہیں کرے گی، رمل نہیں کرے گی اور سعی میں دوڑے گی نہیں اور حلق نہیں کرے گی بلکہ تقصیر کرے

گی۔ “ (منہجہ السلوک فی شرح تحفہ الملوک، ج 1، ص 314، الناشر: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، قطر)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”طواف وسعی کے سب مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر (1) اضطباع (2) رمل (3) مسعی میں دوڑنا، یہ تینوں باتیں عورتوں کے لیے نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 745، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ”احرام میں مونہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے، نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ مونہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 1083، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”بعض عورتوں کو میں نے خود دیکھا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ اُن کی کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے۔ یوہیں ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو یہاں کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتے دیکھا، حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اُسی فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کیے۔ وہ بھی کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجرِ اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور اُن کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں حالانکہ طواف یا بوسہ حجرِ اسود وغیرہما ثواب کے لیے کیا جاتا ہے مگر وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں لہذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کیساتھ توجہ کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انھیں بتا کید ایسی حرکات سے منع کرنا چاہیے۔“ (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 1110، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2280

تاریخ اجراء: 08 ذوالقعدۃ المحرام 1446ھ / 06 مئی 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net